فضائل ومسائل

ماہ محرم الحرام

تحریر:- عبدالرب ثاقب

☆ اسلامی سال کی ابتداء ماہ محرم الحرام ہوتی ہے اور یہ حرمت وادب والا مہینہ ہے۔ (بخاری ومسلم)

☆ محرم افضل مہینہ ہے۔ (نسائی)

☆ ایام جاہلیت میں قریش عاشورہ (محرم کی دس تاریخ) کو روزہ رکھتے تھے اور مکی زندگی میں رسول اللہ ﷺ بھی اسی دن کا روزہ رکھتے تھے (بخاری ومسلم)

☆ عاشورہ کے دن موسیٰ علیہ السلام اور انکی قوم بنی اسرائیل کو فرعون اور اس کے جبر و استبداد سے نجات ملی۔ (بخاری ومسلم)

☆ ام المومنین حفصہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ عاشورہ کا روزہ نہیں چھوڑتے تھے (نسائی)

☆ رمضان کے روزوں کے بعد سب سے افضل روزے محرم کے مہینے کے ہیں۔ (مسلم)

☆ محرم کے روزہ کی اہمیت اتنی زیادہ ہے کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ اس مہینے میں اللہ تعالیٰ نے گزشتہ قوم کے گناہ بخش دیئے ہیں اور آئندہ بھی اللہ تعالیٰ کئی ایک قوموں کے گناہ معاف فرمادے گا۔ (احمد، ترمذی)

☆ عاشورہ کے دن روزہ رکھنے کی بڑی فضیلت ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس سے گزشتہ ایک سال کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ (مسلم)

☆ رسول اللہ ﷺ جب ہجرت فرما کر مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ ﷺ نے بھی اس دن روزہ رکھا اور صحابہ کرام کو بھی روزہ رکھنے کا حکم دیا۔ (بخاری، مسلم)

رمضان کے روزوں کے بعد سب سے افضل روزے محرم کے مہینے کے ہیں۔ (مسلم)

☆ یہودی محرم کی دسویں تاریخ کو روزہ رکھتے تھے، اسی لئے ان کی مشابہت سے بچنے کیلئے آپ ﷺ نے ایک دن پہلے یا ایک دن بعد یعنی محرم کی نویں اور دسویں یا دسویں اور گیارہویں تاریخ کو روزہ رکھنے کا حکم دیا۔ (احمد)

☆ ماہ محرم الحرام کی اسلامی تقویم کا پہلا مہینہ ہے۔ اس لئے چاہئے تو یہ تھا کہ مسلمان ہنسی خوشی نئے ولولوں اور عزائم کے ساتھ اس میں داخل ہوتے۔ سال کے پہلے دن رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکرؓ کی مکہ سے مدینہ کو ہجرت فرمانے کے عظیم الشان واقعہ اور اسکی دس تاریخ کو حضرت حسینؓ اور اہل بیت کے میدان کربلا میں شہادت پانے کا سانحہ فاجعہ سے مسلمانوں کے مصائب پر صبر کرنے اور دین اسلام پر استقامت اختیار کرنے اور اس راہ میں ہر قسم کی قربانی کے لئے تیار رہنے کا درس حاصل کرتے مگر افسوس کہ مسلمانوں کی ایک کثیر تعداد اس مہینے کا استقبال رنج و غم، نالہ و شیون، نوحہ اور ماتم سے کرتی ہے اور اس سے جو سبق حاصل کرنے تھے ان سے یکسر غافل ہے۔

ذیل میں اس ماہ ہونے والی بعض رسومات کی طرف نشاندہی کی جارہی ہے۔
حضور اکرم ﷺ، خلفاء راشدین، صحابہ کرام، ائمہ، محدثین فقہا، اولیاء اللہ اور سلف صالحین سے ان چیزوں کا ثبوت نہیں ہے لہذا یہ بدعت کے کام ہیں۔ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ: جس نے دین میں کوئی نیا کام ایجاد کیا، جس کا ثبوت دین سے نہیں ہے تو وہ کام مردود ہے۔ (بخاری) اور آپ ﷺ کا فرمان ہے کہ:

سب کاموں سے برا کام بدعت (دین میں نیا کام نکالنا) ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔ (مسلم)

☆ محرم کے ابتدائی دس دنوں میں حضرت حسینؓ، حضرت علیؓ یا کربلا کے نام سے تعزیے نکالتے ہیں اور انکے سامنے منتیں اور مرادیں مانگتے ہیں اور ان پر چڑھاوے چڑھاتے ہیں اور ایسا کرنے کو کار ثواب اور نہ کرنے کو گناہ سمجھتے ہیں حالانکہ جو مراسم 'اللہ کے سامنے ادا کرنے چاہئے تھے وہ تعزیوں کے سامنے ادا کئے جاتے ہیں۔ یہ ایسے ہی ہے جیسے ہندو اپنے بتوں کے ساتھ کرتے ہیں۔ اس لئے یہ صریح بدعت بلکہ شرک ہے۔

مسلمانوں کی اس حالت زار پر مولانا الطاف حسین حالی نے اپنی مسدس میں کیا خوب ارشاد فرمایا ہے:

کرے غیر بتوں کی پوجا تو کافر
جو ٹھہرائے بیٹا خدا کا تو کافر
جھکے آگ پر بہر سجدہ تو کافر
کواکب میں مانے کرشمہ تو کافر
مگر مومنوں پر کشادہ ہیں راہیں
پرستش کریں شوق سے جس کی چاہیں
نبی کو جو چاہیں خدا کر دکھائیں
اماموں کا رتبہ نبی سے بڑھائیں
مزاروں پہ دن رات نذریں چڑھائیں
شہیدوں سے جا جا کے مانگے دعائیں
نہ توحید میں کچھ خلل اس سے آئے
نہ اسلام بگڑے نہ ایمان جائے
وہ دیں جس سے توحید پھیلی جہاں میں
ہوا جلوہ گر حق زمین و زماں میں
رہا شرک باقی نہ وہم و گماں میں
وہ بدلا گیا آ کے ہندوستاں میں
ہمیشہ سے اسلام تھا جس پر نازاں
وہ دولت بھی کھو بیٹھے آخر مسلماں

☆ عاشورہ کے دن کچھ ماکولات و مشروبات باہتمام بنا کر ان پر فاتحہ (سورۃ فاتحہ، کافرون، اخلاص، فلق اور سورۃ ناس وغیرہ) پڑھتے ہیں۔ شریعت سے یہ امر ثابت نہیں ہے، اس لئے ایسا کرنا بدعت ہے۔

ماہ محرم میں نوحہ وماتم، سینہ کوبی، زنجیر زنی، سر پر خاک ڈالنا اور اس کو دیکھنا ممنوع ہے۔ عاشورہ کے دن پانی، دودھ اور مشروبات کی سبیلیں لگانے سے روزے کی اہمیت ختم ہو جاتی ہے۔

☆ گریہ وزاری، نوحہ وماتم، سینہ کوبی اور زنجیر زنی، سر پر خاک ڈالنا اور اس کو دیکھنے کیلئے دور دور سے جمع ہونا یہ جملہ امور ممنوع ہیں اور اسلام میں انہیں جاہلیت کے کام کہا گیا ہے۔ اس لئے یہ بدعت ہیں۔

☆ عاشورہ کے دن پانی، دودھ یا مشروبات کی سبیلیں لگائی جاتی ہیں چونکہ اس طرح کرنے سے روزہ کی اہمیت ختم ہو جاتی ہے۔ اور حضور نبی اکرم ﷺ کی ایک سنت کے مقابلہ میں ایک بدعت فروغ پاتی ہے اس لئے یہ بھی کار عبث اور بدعت ہے۔

☆ عاشورہ کے چالیسویں دن چہلم کے نام سے دعوتیں کی جاتی ہیں اور اپنے زعم میں یہ سمجھتے ہیں کہ اس کا ثبوت شہدا کربلا کو پہنچتا ہے۔ ایصال ثواب کا طریقہ شریعت سے ثابت نہیں ہے بلکہ یہ بھی ایجاد بندہ ہے اور بدعت ہے۔

☆ اس مہینے میں واعظین اور خطباء حضرات موضوع احادیث، جھوٹے اور من گھڑت قصے کہانیاں سنا کر عوام کے جذبات کو برانگیختہ کرتے ہیں اور صحابہ کرامؓ کے تعلق سے بدگمانیاں پیدا کرتے ہیں اور ان کی شان میں گستاخیاں کرتے ہیں جو کہ بدعت ہے۔

☆ اس مہینے میں شادی بیاہ کرنے، میاں بیوی کے ملنے، خوشی منانے اور اچھا لباس زیب تن کرنے کو حرام گردانتے ہیں اور اس میں پیدا ہونے والے بچوں کو منحوس سمجھا جاتا ہے جو کہ سراسر جہالت اور نادانی ہے اور اسلام سے یکسر ناواقفیت کا نتیجہ ہے۔

ان کے علاوہ اور بھی مختلف قسم کی غیر اسلامی رسومات مسلمانوں میں رائج ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں جملہ شرک و بدعات سے بچنے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں پر عمل کرنے اور آپ کے مبارک خانوادہ کو مشعل راہ بنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

فرمان نبوی ﷺ

ایمان کی ساٹھ سے کچھ اوپر شاخیں ہیں اور حیا (شرم) بھی ایمان کی ایک شاخ ہے۔